انھوں نے ۹، ذیلقعدہ ۱۳۴۹ھ سے ۱۹ جمادی الاخری ۱۳۵۰ھ (مطابق ۲۹ - مارچ ۱۹۳۱ء سے ۲ - نومبر ۱۹۳۱ء) سات مہینے تک آٹھ اسلامی ملکوں کی سیاحت کی، جو وہ روز نامچے کی شکل میں ضبطِ تحریر میں لائے تھے ۔ یہ اسلامی ملک ہیں، حجاز، فلسطین، شام، لبنان، ترکی عراق، ایران اور افغانستان ۔

روز نامچے کے یہ اوراق غیر مرتب تھے اور ادھر اُدھر کاغذات کے بلیے میں بکھرے پڑے تھے، جناب شاہد حسین رزاقی صاحب نے اسے مرتب کر کے اور بہادر یار جنگ اکادمی نے اسے کتابی صورت میں شائع کر کے بہترین خدمت انجام دی ہے ۔

شاہد حسین رزاقی صاحب کا اسم گرامی ہمارے قابلِ احترام قارئین کے لیے نیا نہیں ہے۔ یہ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۷۸ء تک چوبیس سال ادارہ ثقافتِ اسلامیہ سے وابستہ رہے، اس اثنا میں اُنھوں نے نو کتابیں تصنیف کیں جو ادارے کی طرف سے شائع ہوئیں، علاوہ ازیں طویل عرصے تک ادارے کے ماہانہ رسالے "ثقافت" اور پھر "المعارف" کے فرائض ادارت سرانجام دیتے رہے ۔ ان کی معلومات اور مطالعہ کا دائرہ بہت وسیع ہے ۔ زبان بڑی صاف ستھری، رواں دواں اور شستہ ہے ۔ اللہ نے ان کو بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے ۔ شعر و شاعری کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں ۔ جن شخصیتوں سے اُنھیں قلبی لگاؤ ہے، ان میں بہادر یار جنگ کا نام نامی خاص طور سے لائق تذکرہ ہے ۔

بہادر یار جنگ کا یہ روز نامچہ بڑا دلچسپ اور معلوماتی ہے ۔ سیاحتِ شام کے سلسلے میں یک شنبہ ۱۸ - صفر ۱۳۵۰ھ - ۵ جولائی ۱۹۳۱ء کا ایک حصّہ ملاحظہ فرمائیں ۔

"آٹھ بجے کاظم آفندی کے ساتھ چلا ۔ مزدیں حضرت دحیہ کلبی اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اور باب المسراقی سے باہر حضرت ابیؓ بن کعب کے مزار کی زیارت کی ۔ حضرت زینبؓ بنتِ فاطمہؓ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوا ۔ ایک دیہاتی سے اس کے مکان پر ملاقات کی ۔ تربت باب الصغیر کے وسیع قبرستان میں حضرت معاویہؓ، حضرت بلالؓ، حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کے مزاروں کی زیارت کی ۔ اس کے علاوہ اور بہت سی زیارتیں کر کے بارہ بجے گھر آگیا ۔

شام کو وکٹوریہ میں بیٹھ کر دُمّر اور الوا کی سیر کی۔ اچھی فرحت گاہ ہے۔"

حضرت دحیہ کلبی، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی تھے، اُنھیں "وحیہ کلبی" لکھا گیا ہے۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

دوشنبہ۔ ۱۹؍صفر ۱۳۵۰ھ ــ ۶؍جولائی ۱۹۳۱ء کا روز نامچہ، دو صفحات پر مشتمل ہے، جس میں چند حضرات سے ملاقات کا ذکر کیا گیا ہے۔ امیر سعید الجزائری سے ملاقات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"مولانا مامون عبدالوہاب الارزنجانی کے ساتھ امیر سعید الجزائری سے ملاقات کی۔ ان کے نام احمد ذکی پاشا اور سید امین الحسینی نے خطوط دیے تھے۔ یہ عبدالقادر جزائری، مشہور مجاہدِ شام کے پوتے اور امیر علی الجزائری کے بیٹے ہیں۔ متوسط العمر، متوسط القامت گندم گوں، ترشی ہوئی داڑھی، عادات و اطوار سے سپاہیانہ رنگ، چہرے سے سادگی اور صداقت کی جھلک نمایاں ہے۔ دمّر پر کئی نہروں کے درمیان ایک بلند اور خوش نما مکان بنایا ہے اور اس کو عربی طرزِ معاشرت پر سجایا ہے۔ وہ تلوار اور بندوق دکھائیں جو علی الترتیب نپولین اور ملکہ وکٹوریہ نے امیر عبدالقادر کو دی تھیں۔ اس کے بعد اپنے ساتھ "باب الامارہ" کے معائنہ کی غرض سے لے گئے۔ یہ بلدۂ دمشق کی عالی شان عمارت ہے، جس کا طرزِ تعمیر تمام تر عربی ہے۔ رنگین اور منقش چھت جس پر جا بجا عربی زبان کے اشعار و اقوال کندہ ہیں۔ اسی عمارت میں امیر نے اپنے آباد اجداد کے آثار بھی جمع کر رکھے ہیں۔"

اس طرح یہ روز نامچہ بے شمار شخصیتوں سے متعارف کراتا اور بہت سے شہروں اور ملکوں کی سیر کا ذریعہ بنتا ہے۔

اس کا آغاز اُنھوں نے گھر سے روانگی سے کیا ہے اور پھر وہاں سے بمبئی پہنچتے ہیں اور اس شہر کے متعلق بہت سی باتیں بیان کرتے ہیں۔ بمبئی سے جدہ اور جدہ سے مکہ شریف جاتے ہیں۔ آخری سیاحت افغانستان کی ہے۔ کتاب میں مختلف مقامات اور اشخاص کی تصویریں بھی دی گئی ہیں۔

یہ روز نامچہ اس درجے دلچسپ اور پُر از معلومات ہے کہ پڑھنا شروع کر دیں تو ختم کیے